۱: اللہ ہُو اَٗ کم دِئینت تے بنڈارہ ای کم کھانت۔

اللہ ہُو کون سنا رہا ہے اور خیرات کون کھا رہا ہے۔

(احمد کی ٹوپی محمود کے سر پر)۔

۲: اُو وا لُومڑ گھی دِیت سہ جُدا نہ ہُو آں۔

پانی میں لاٹھی مارنے سے پانی جُدا نہیں ہوتا۔

(ناخنوں سے گوشت جُدا نہیں ہوتا)۔

۳: اُو یاٗ کمزور بھاٗگ وا پھوٹاں۔

پانی آکر کمزور جگہ پر بہتا ہے۔

(کمزور کمزور ہی ہوتا ہے)۔

۴: ائی پا املو کاٗں تول مئی یاگ۔

فلاں چیز بھی (املوک) کے تول میں آ گئی۔

(سوکھی لکڑیوں میں گیلی بھی جل جاتی ہیں)۔

۵: ایڑ تولو گاٗں ساٗتہ معلوم ہُوئیں۔

وزن کا پتہ تول کے وقت لگتا ہے۔

(جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے)۔

۶: آڑیں لُوماٗیہ پشکالیں خڑیں نہ لِیتں۔

موسم بہار کی لومڑی نے گرمی کی سختی نہیں دیکھی۔

(نازونعم میں پالے ہوؤں کو مشکلات کا احساس نہیں

ہوتا)۔

۷۔ آگاً ماڈیوی اوچھاٗرہ شت۔

بارش سے بھاگ کر آبشار تلے آنا۔

(آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا)۔

۸۔ آگہِ کھیکی گُوڑنت اِینچھلہٗ مُوچوشاش تے کِھیامات نہ ہوشاٗ؟۔

بادل جیسے گرجتے ہیں اگر ایسے برستے تو قیامت نہ آجاتی؟۔

(جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں)۔

۹۔ آٗر بِھی کَن کھوجا ناٗتُوت۔

بھیڑوں سے کون پوچھ کر اُن کی اون کاٹتا ہے۔

(ہر ایک مشورے کے قابل نہیں ہوتا)۔

۱۰۔ آٗر باٗر تے پم راٗن ای نہ۔

ویسے بھیڑیں تو زیادہ ہیں لیکن اون کی پیداوار زیادہ نہیں ہے۔

(کام کی باتیں ہمیشہ تھوڑی ہوتی ہیں)۔

۱۱۔ آٗک بُوشہ مُورش دِی ڈِب شی ٹِیس باتاش۔

ایک آدمی بُھوک کی وجہ سے مرا تھا اور دوسرا اس کی بغل میں روٹی ڈھونڈ رہا تھا۔

۱۲: آُک گِھیلہ نہ چھور آُش سہ منہ مھیں ڈینڑِ گھیچو باچیں
شِیٹہ تھا ار۔
ایک آدمی کو گاؤں میں نہیں چھوڑتے تھے اور وہ کہہ رہا
تھا کہ میری لاٹھی بادشاہ کے گھر میں رکھیں۔
(چھوٹا مُنہ بڑی بات)۔

۱۳: اُ اِنسان دِئیں کیر مُوک بِیٹں۔
ایک انسان دوسرے انسان کیلئے آئینہ ہے۔

۱۴: اُ تھیرہ چاُ نہ بیں۔
(ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی)۔

۱۵: اُ ڈز دہ دُو ناچیر۔
ایک وار سے دو شکار۔
(ایک تیر سے دو شکار)۔

۱۶: اُ گھور الیں کہ دُڑ۔
ایک گھوڑ سوار کا کیا غبار۔
(اکیلا آدمی کیا کرسکتا ہے)۔

۱۷: اُصیل کہ اِشار اُت تے کُم اُصل کہ اِی لُومڑ۔
شریف آدمی کیلئے اِشارہ کافی ہوتا ہے اور ذلیل کیلئے

لاٹھی۔
(عاقل کو اشارہ احمق کو پھٹکارہ)یا (لاتوں کے بھوت
باتوں سے نہیں مانتے)۔
۱۸: اُوالیں بات پتی بیتاں لانگ۔
پہلی بات دوسری بات کیلئے پُل کی حیثیت رکھتی ہے۔
(پہلا تائثر ہی آخری ہوتا ہے)۔
۱۹: بات مّن خُدائیں کیر تے لُومڑِ گھن عَزیزیں کیر۔
سچ بات کہو خُدا کی رضا کیلئے اور لاٹھی اُٹھا رشتہ دار کی
خاطر۔
(راہ راست برو گرچہ دور است)۔
۲۰: باٹ تانی بھاّگ رہ سُمول آشاں۔
پتّھر اپنی جگہ ہی ٹھیک ہوتا ہے۔
(ہر چیز اپنی جگہ اچّھی لگتی ہے)۔
۲۱: بالہ نہ ییگ تے جُھول نہ پُھٹکیں۔
ہوا نہ چلے تو پتہ نہیں ہِلتا۔
(دال میں کُچھ کالا ہے)۔
۲۲: بلائے پار دہ بحینت تُو ٹیکی آوار کہِ گھیانت۔
بلا اُس پار جا رہی ہے اور تُو اُسے اِس پار بُلا رہا ہے۔
(آ بیل مُجھے مار)

۲۳: بنگابلوئیں چھُئیہ ڈُھونگیر پھُوٹینت۔

ایک کنیز جو بادشاہ کی بیٹی بنگابلو (ایک خوبصورت افسانوی حسینہ) کا عکس پانی میں دیکھ کر یہ سمجھتی ہے کہ میں خوبصورت ہوں اور غرور میں آ کر مٹکا توڑ دیتی ہے۔

۲۴: بور کہ سرود پکاُرہ نہ یاں۔

بہرے کو سِتار سے کیا لینا۔

(بھینس کے آگے بِین بجانا)۔

۲۵: بھاُر اُیاُں مُوش داُ شِیٹاُیاُں مُوش گڑاُں۔

باہر والے چوہے آ کر اندر والے چوہوں کو بھگا دیتے ہیں۔

۲۶: بھیاُل بور ما ِگریل لُومائے رین۔

بیٹھے ہوئے شیر سے پِھرتی ہوئی لومڑی اچھی ہے۔

(سوئے شیر سے جاگتی بِلّی اچھی)۔

۲۷: بیرے تھئی سہ جولانت تے بُوؤئی اِی بُوجانت۔

(بیٹی کو مخاطب کر کے بہو سے بات کہنا)۔

۲۸: پِشیر مُوش خُدائیں کیر نہ گشیں۔

بلّی چوہے خُدا کی رضا کیلئے نہیں پکڑتی۔

(بنیئے کا بیٹا کچھ دیکھ کر ہی گرتا ہے)۔

۲۹: پَن تِلوگ دہ کھٹاّن ہُوئیں تے جولاگ کُروگ دہ ٹُھساں۔

فاصلہ چلنے سے کم ہوتا ہے اور مسئلہ بات چیت سے حل ہوتا ہے۔

۳۰: پُھوتاّں کھاّگ دہ نہ مراّں پرہ ڈھاّر پُھوکیں۔

مکّھی کے کھانے سے کوئی مرتا نہیں لیکن پیٹ پُھول جاتا ہے۔

۳۱: پئیلہ نہ گات پرہّ اِشپیر پا نہ بِیتاّ؟۔

اگرتم چرواہا نہیں رہے ہو تو کیا سیٹی کی آواز بھی نہیں سُنی؟۔

۳۲: تانی شاّن کہ بِیری کُھور بڑاگ۔

اپنی چارپائی کو دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ۔

(اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ)

۳۳: تانی لاداں اینگ بِلا۔

اپنے کارندوں کی درانتیاں چُھپانے والا۔

(اپنے کام میں خود ہی روڑے اٹکانا)۔

۳۴: تمہ بھیا زمہ ٹلّوگ۔

انتظار میں بِٹھا کر چٹان سے گرانا۔

(وعدہ کرکے بھول جانا)۔

۳۵: جھاں گٹّہ کرم پڑہ خٹہ کھنہ لام۔

بھائی کا بدلہ تو لوں لیکن کِیچڑ کہاں سے لاؤں۔

(اب پچھتاوے کیا ہوت جب چِڑیاں چُگ گئیں کھیت)

۳۶: چھتوراُں شِنگ نِکاُس تے بیِراں باہ کاُم ہُو۔

جب چھوٹے بکرے کے سِینگ نکل آئے تو بڑے

بکرے کی قدر و قیمت کم ہوگئی۔

(وقت ایک سا نہیں رہتا)۔

۳۷: چِیر تھی وادہ خو بووُئی۔

چاہے چیڑ کے درخت سے جھڑیں مگر ہوں سیب۔

(کسی بھی طریقے سے مطلب حاصل کرنا)۔

۳۸: ژِھیر ژِھیراں بھاُن وا مزہ کراں۔

دُودھ، دُودھ ہی کے برتن میں اچھا لگتا ہے۔

(ہر چیز اپنی جگہ اچھی لگتی ہے)۔

۳۹: خطاُئی آں باٹ خو یتیماُں تھوس کہ یاں۔

خطا کا پتھر یتیم کے سر پر ہی لگتا ہے۔

۴۰: خلق یاً ماًں ناًک رہ بھیاًں تے ماں شوٹ چو دیاًل
ناًک رہ بُھینت۔
لوگ آ کر میری چھت پر بیٹھتے ہیں اور میرا (شوٹ)
جا کر دوسروں کی چھتوں پر بیٹھتا ہے۔

۴۱: خلقاں اُو جلنت تے مھاں تاًل نہ جلنت۔
لوگوں کا تو پانی بھی جلتا ہے لیکن ہمارا تیل نہیں جلتا۔
(اپنی قسمت پہ رونا)۔

۴۲: خُوارملنیں بینگ کہ کم کن نہ تھاں۔
غریب مُلّا کی اذان سننا بھی کوئی گوارا نہیں کرتا۔
(کمزور کی صدا کوئی نہیں سُنتا)۔

۴۳: ڈَن لا من نہ لت من لا ڈَن نہ لَت۔
دانت پائے تو خوراک نہیں ملی اور جب خوراک ملی تو
دانت نہیں رہے۔

۴۴: دیال شاًن اڑ ریتاں۔
پرائے کی چارپائی آدھی رات کیلئے۔
(قرض بری بلا ہے)۔

۴۵: دِیاّل خاژہ کُچرین بٹہ داٗگ۔
پرائے کی خیرات میں کتّوں کو بھگانا۔
(دوسروں کے کام میں اپنے آپ کو ساجھی بنانا)۔

۴۶: دِئیر ییّیں زرو ما تانی ییّیں مرو بلیم۔
سوتیلی ماں کے پیار سے اپنی ماں کا غصّہ بہتر ہے۔
(اپنا اپنا، غیر غیر)۔

۴۷: دِئیل پنّیٹ ما تانی اکّھراٹ بَلِیم۔
دوسروں کے خوبصورت پتھر سے اپنا بدصورت پتھر اچھا ہے۔

۴۸: راٗن نہ مُور تے لاٗل کہ کھگ۔
اگر اچھّے نہ مرے تو بُرے کیا کھائینگے۔

۴۹: رّنگ کہ بیری حالیں تپوس کّر۔
رنگ دیکھ کر حال پوچھو۔
(رنگ را بہ بیں حال را مپرس)۔

۵۰: روغ اوجودیں تپوس بیلگ ما کّر۔
اچّھی صحت کی قدر بیمار سے پوچھو۔
(صحت ہزار نعمت ہے)۔

۵۱. زأر باچاں تے ہِیکور وزیراں جلاں۔
سونا بادشاہ کا لیکن دل وزیر کا دُکھتا ہے۔

۵۲. زُرولاں گو ثُم رہ اُو کاں۔
(جسکی لاٹھی اُسکی بھینس)۔

۵۳. زُریں قدر زرگاُر جاناں۔
سونے کی صحیح قدر سُنار ہی جانتا ہے۔
(قدر زر زرگر شناسد، قدر جوہر جوہری)۔

۵۴. شاُن تِھی چھور ہُوتے ڈُھرین تہ کھنگُہ نہ گیت۔
اگر چارپائی سے گِرے بھی تو زمین تو کہیں نہیں گئی ہے۔

۵۵. طبیب تھی مُوش اُوں کاُس رنگیش تو۔
طبیب وہی آدمی ہے جِس پہ بِیتی ہو۔
(تجربہ ہی انسان کو کامل بناتا ہے)۔

۵۶. عُقل، کُم عُقل ما اِزدہ کراُں۔
عقل بیوقوف آدمی سے سیکھی جاسکتی ہے۔
(دوسروں کی غلطیوں سے سبق سیکھنا)۔

۵۷. فلانکہ کاں بھاناں کھاٹ ٹھُو؟۔

فلاں کس برتن کا ڈھکن ہے؟۔

۵۸. کآک کہ ناظیر کآ گھلئیں ڈآگ۔
نِشانہ کوّے کا ہے اور مارے کبوتر کو۔

۵۹. کآک ما پیئغزی پیدا ہُوآں تے پیئغزی ما کآک۔
کوّے سے مور پیدا ہوتے ہیں اور مور سے کوّے۔

۶۰. کُسانوں دھان گھٹآں اُوں پترگہ پا بائیلو۔
(دھان) فتح کرنے کے بجائے (پترگہ) بھی ہار گئے۔
(گئے تھے نماز معاف کرانے اُلٹے روزے گلے پڑے)۔

۶۱. کہ تھُو دیدآں سُپآرمئی تھُو۔
جو کچھ بھی ہے دادی کے پارے میں ہے۔
(کسی خاص مقصد کا آدمی عموماً مخصوص ہوتا ہے)۔

۶۲. کّہ کیر تھی پھتیں۔
(جیسا کروگے ویسا بھروگے)۔

۶۳. کھن تھُو میہ پَن تھی۔
پہاڑ کے بیچ میں راستہ ضرور ہوتا ہے۔
(کوشش کرنے سے خُدا بھی مِلتا ہے)۔

۶۴. کھئیل چال تھی چھلاں ٹِیگل۔

جس رنگ کی چٹان اُسی رنگ کا گرگٹ۔

(جیسا دیس ویسا بھیس)۔

۶۵: کِنجی کَن کھیت تے اُو پا تام لھوکدہ۔

ساگ جس نے کھایا ہو اسکا شوربہ بھی وہی پی لے۔

۶۶: گّدہ شِنگ پتہ گاش چو کَن پا کِریٹی یاگ۔

گدّھا سینگ لینے گیا تھا کان بھی کٹوا آیا۔

(لالچ بُری بلا ہے)۔

۶۷: گّدیاں ملیک کُو نجوک۔

گدھی کا سربراہ اُسکا بچہ ہوتا ہے۔

(جیسی روح ویسے فرشتے)۔

۶۸: گُلہّ صنوبر سہ کہ کِیر تے صنوبرہّ گُل سہ کہّ کِیر۔

گُل نے صنوبر کے ساتھ کیا سلوک کیا اور صنوبر نے گُل

کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

(نیکی کا بدلہ بُرائی سے دینا)۔

۶۹: گور تینگ مُوراں ناکام۔

قبر تنگ تو ہے لیکن مردے کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

۷۰: گوک دُھوراّ کو پسِاّل ؟۔

چترال دُور ہے یا پسال (مُلتان کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں)؟۔

(نزدیک کے بجائے دُور کی چیزیں نظر آنا)۔

۷۱: گھاَن تہ دور پرہ عملی یہ۔

ویسے تو بھائی جان مُجھ سے عمر میں بڑے ہیں لیکن تجربہ کار میں ہُوں۔

(قابلیت کا دعوٰی کرنا)۔

۷۲: گھنیر اَں مرگ کہ خفہ نانت پرہ عِزرائیل ہِیلاں۔

بُڑھیا کے مرنے کا دکھ نہیں مگر خطرہ یہ ہے کہ یوں عزرائیل عادی ہو جائیگا۔

(نقصان کی پرواہ نہیں لیکن کہیں یہ رسم ہی نہ بن جائے)۔

۷۳: گھیرہ زِر رُوپیاں باسار جاوائے تے کاَس کہ شِیت نہ ہُوئیں تے کِرہ دُوئی پاَئساں آن تلُو تے سُو آٰ لام شِیت کرِّیں۔

گھوڑی نے ہزار روپے کا بچہ جنا تو کسی کو پتہ نہیں چلتا اور اگر مُرغی نے دو پیسے کا انڈہ دِیا تو پُورے گاؤں کو خبر کرتی ہے۔

۷۴: لال مانوشاں جولاگ بڑ تے لال ٹاکیں بی۔
بُرے آدمی کی باتیں زیادہ ہوتی ہیں اور خراب کدّو کے
بیج۔
(کام کی باتیں ہمیشہ تھوڑی ہوتی ہیں)۔
۷۵: لکہ شِید اَل شاّ ما ہِیر نِکاگ۔
جیسے ٹھنڈی ترکاری کھا کھا کر جی بھر جانا۔
(نفرت پیدا ہو جانا)۔
۷۶: لُوکُوٹور دھاگ جاّناں چھور ہوگ نہ جاّناں۔
بچے دوڑتے تو ہیں لیکن گرنے کا نہیں سوچتے۔
(ناتجربہ کار آدمی انجام سے بے خبر ہوتا ہے)۔
۷۷: لوّؤ گو تے کِتاّن گو جھاّ۔
سُرخ بیل اور کالا بیل آپس میں بھائی ہیں۔
(ظاہری طور پر مختلف سہی لیکن حقیقت میں دونوں
ایک جیسے ہیں)۔
۷۸: لیِل اوسل ما دُو بِھیاّں۔
خراب اسلحے سے دونوں فریق ڈرتے ہیں۔
(بے اعتبار ساتھی دونوں کیلئے نقصان دہ ہوتا ہے)۔
۷۹: لیِل مال کھمنیں۔
خراب مال مالک کا۔

(بُرے کا مال بُرے کے سر پر)۔

۸۰: لموکہ تہ یہ تے میں بیرے تے کھاکہ اِی جُمیتاں طالباں۔
محنت مزدوری میں اور میری بیٹی کریں اور کھائیں مسجد کے وظیفہ خوار۔
(کام کسی اور سے کرانا اور فائیدہ کسی اور کو دینا)۔

۸۱: ملان باں کہ نہ بچاں تے اِیج ای جُمیت کہ نہ یاں۔
مُلّا جنگل نہیں جاتا اور رِیچھ مسجد نہیں آتا۔
(ملّا کی دوڑ مسجد تک)۔

۸۲: مناک ڈِھل رہ اِیکی کشمیر پشاں۔
مینڈک مٹّی کے ٹکڑے پر چڑھ کر کشمیر دیکھتا ہے۔

۸۳: مُودئی سُست مُدالہ چُست۔
مُدعی سُست اور مُدعٰی علیہ چُست۔
(مُدعی سُست گواہ چُست)۔

۸۴: مُوش کہ کہ غاَم تھی تسیں شِیٹ یل شی تھی۔
چُوہے کو کس چیز کا غم ہے کیونکہ اُسکا گھر پن چکّی میں ہے۔
(تن سکھّی تو من سکھّی)۔

۸۵: مُہ چھاٗں درگہ تُو دیِ کشکساٗں درگہ۔
ہم آپ کے در پہ اور آپ کسی اور کے در پہ۔

۸۶: میں آرماٗن چھور ہو گاٗل میش۔
میری آرمان بچھاڑا ہوا آدمی۔
(سہل کام سب کو پسند ہوتا ہے)۔

۸۷: ناٹ نہ جینی اروِ کٹ لیل تھی۔
(ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا)۔

۸۸: ناگ ارو یہ مُرکہ خفہ نانت پرہ تولُوکہ خفہ تھُو اُر۔
سانپ کہتا ہے کہ میں مرنے پہ دُکھی نہیں لیکن تولنے پہ دُکھی ہوں۔
(جان کی پرواہ نہیں لیکن ذلیل ہونے کا غم)۔

۸۹: ناٗن گین والینت مناک ننِک دِئینت منہ یہ ار۔
لکڑ تو دریا لاتا ہے لیکن مینڈک کہتا ہے کہ میں لایا ہوں۔
(چھوٹا مُنہ بڑی بات)۔

۹۰: نوشیروان باچہ ہُوؤں بختاک اِی وزیر ہُوتے کُتیک کُتیک خاٗر اوران ہوئے۔
اگر نوشیروان بادشاہ اور بختک اُسکا وزیر ہو تو نجانے کتنے

شہر اُجڑ جائینگے۔

(ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے)۔

۹۱: نہ حجاں نہ غزاں۔

نہ حج کا نہ غزا کا۔

(دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا)۔

۹۲: نہ کاَرمئی کہ کار۔

پرائے کام سے کیا کام

(اندھے کو دوڑنا کیا ضرور)۔

۹۳: واگاَل چھورِ کیرّا اُوں رکہ ٹاٹانت۔

نیچے آئے ہوئے لوگوں کو گرالیا جو اب اوپر والوں کو بُلا رہے ہو۔

(بڑکیں مارنا)۔

۹۴: ہاَرہ گُجرین تانی مَئین کہ پِنیل منیں۔

(اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا)۔

۹۵: ہاَرہ مانوش کہ تانی وطاَن کشمیر۔

ہر آدمی کیلئے اپنا وطن ہی کشمیر ہے۔

(جو سکھ اپنے چوبارے نہ بلخ نہ بخارے)۔

۹۶: ہاَس سہ جنگَل پتیلا پتائے دُو ہَٹ گھی شٹَرنت۔

آدھے گز کے فاصلے پر بیٹھا چکور چھوڑ کر اب اس

کے پیچھے دو پتھر لیکر دوڑ رہے ہو۔
(سانپ نکل گیا اب لکیر پیٹا کر)۔
۹۷۔ ہیت جین ہی تے زِر رُوپئیں تے مِیر تے دُوئی زِریں۔
ہاتھی زِندہ ہو تو اُسکی قیمت ایک ہزار روپے ہوتی ہے اور
اگر مر جائے تو اُسکی قیمت دو ہزار ہو جاتی ہے۔
(اکثر لوگوں کی قدر مرنے کے بعد زیادہ ہو جاتی ہے)۔
۹۸۔ یہ خاّناّں مُوک شی بیرنت تے خان اِی آسماّن شی
بیرنت۔
میں خان کو دیکھ رہا ہوں اور خان آسمان کو دیکھ رہا ہے۔
(مجھے تیری آرزو ہے اور تجھے کسی اور کی تمنّا)۔
۹۹۔ یہ خلقاں مرگ لھکنت تے خلق اِی مھاں زّبڑ نہ لھّگنت۔
میں لوگوں کے غموں میں شریک ہوتا ہوں لیکن لوگ
میرا ربڑ تک کھینچنا گوارہ نہیں کرتے۔
(نیکی کر دریا میں ڈال)۔
۱۰۰۔ یہ یلیں منّت گھاّں بوب ڈھمیں منّت۔
میں پن چکّی کا کہہ رہا ہوں اور چاچا پہاڑی(ڈھلان) کا کہہ
رہے ہیں۔
(من چہ می گویم و تنبورۂ من چہ می سراید)۔